ڈیکلریشن نمبر ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور

تار کا پتہ: ڈیلی الفضل لاہور — ٹیلیفون نمبر ۴۷۹

فی پرچہ ۱؍

یوم سہ شنبہ — ۱۸ ذی القعدہ ۱۳۷۳ھ

جلد ۴۳/۸ — ۲۰ وفا ۱۳۳۳ہش - ۲۰ جولائی ۱۹۵۴ء — نمبر ۱۶۷

آج جنیوا میں ہندچینی کی لڑائی بند کرنے کے متعلق اعلان کر دیا جائیگا

تصفیہ کی راہ میں جو دو بڑی بڑی روکاوٹیں تھیں وہ دُور ہو گئی ہیں

جنیوا ۱۹ جولائی - خیال ہے کہ ہندچینی میں لڑائی بند کرنے کے متعلق کل جنیوا میں اعلان کر دیا جائے گا۔ فرانسیسی وفد کے قریبی حلقوں کا بیان ہے کہ وفد کے ممبروں کو اس بات چیت میں کامیابی کا یقین ہے۔ آج فرانس کے تمام اخبارات نے یہ خبریں شائع کیں۔ کہ موسیو مانڈیز فرانس کی مقرر کردہ میعاد کے اندر ہندچینی میں لڑائی بند کرائی جاسکتی ہے

پیرس کے ایک کمیونسٹ اخبار ہیومنٹی نے لکھا ہے کہ لڑائی بند کرنے کے اعلان کے دو ہفتے کے بعد لڑائی بند ہو جائے گی۔ اور اس عرصہ میں لڑائی بند کرنے کی تفصیلات طے ہونگی

رائٹر نے جنیوا سے خبر دی ہے کہ فرانس کے وزیر اعظم موسیو مانڈیز فرانس صلح کرنے کی آخری کوشش کر رہے ہیں۔ مقررہ اعلان کے مطابق یا تو وہ سمجھوتہ کرنے کی کوشش میں کامیاب ہو جائیں گے یا مستعفی ہو جائیں گے

معلوم ہوا ہے کہ آخری تصفیہ کی راہ میں دو بڑی روکاوٹیں تھیں جو دور ہو گئی ہیں ان میں سے ایک لڑائی بند کرنے کی سرحد کا تعین کرنا ہے۔ اور دوسرا ویٹ نام کے لئے انتخابات کی تاریخ مقرر کرنا ہے۔ باقی مسائل کو معمولی اہمیت حاصل ہے۔ فرانس اپنے اس سابقہ مطالبہ سے دستبردار ہو گیا ہے۔ کہ ۱۸ عرض البلد کو لڑائی بند کرنے کی حد مقرر کی جائے۔ فوجوں کی دوبارہ گروپ بندی کے بارہ میں بھی فریقین کے اختلافات میں کمی آگئی ہے۔ عارضی صلح کی نگرانی کرنے کے کمیشن میں روس پولینڈ کو ایک ممبر کی حیثیت سے شامل کرنے پر برابر اصرار کر رہا ہے۔ ہندوستان پولینڈ اور کینیڈا کو تار بھیجے گئے ہیں کہ کیا وہ صلح کی نگرانی کرنے کے کمیشن میں شامل ہونے کے لئے تیار ہیں؟ باخبر

[م] حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ تین طاقتوں کا کمیشن بنانے پر سمجھوتہ ہو جائے گا۔ اگر صلح ہو گئی تو ہندچینی کی تینوں شریک ریاستوں سے الگ الگ سمجھوتے ہوں گے۔ آزاد فرانس پریس نے خبر دی ہے کہ اگرچہ آج جنیوا میں نو طاقتوں کا باضابطہ اجلاس کا پروگرام نہیں ہے۔ لیکن خاص خاص مندوبین آج رات اپنے اپنے طور پر بات چیت کر رہے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جنیوا کانفرنس میں ویٹ نام کا وفد فرانس سے درخواست کریگا کہ وہ ویٹ نام کی مکمل آزادی اور اتحاد کی ضمانت دے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق تازہ اطلاعات

احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں

لاہور ۱۹ جولائی (بوقت ساڑھے نو بجے شب) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق حسب ذیل اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔

۱۸ جولائی "آج حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا بلڈ پریشر پچھلے دنوں سے کم ہے۔ ٹمپریچر ۶؍۹۸ ہے۔ اب چوکنگ کا احساس بھی نہیں۔ ابھی کسی قدر درد نقرس کی تکلیف باقی ہے۔"

۱۹ جولائی "رات حضرت میاں صاحب کی آنکھ برابر کھلتی رہی۔ آج چوکنگ کا احساس نہیں ہے۔ عام حالت نسبتاً بہتر ہے۔"

احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

ہندو مہاسبھا کے صدر نے شدھی کے کیمپ کا افتتاح کیا

نئی دہلی ۱۹ جولائی - آل انڈیا ہندو مہاسبھا کے صدر مسٹر ایم - سی چیٹرجی نے آج نئی دہلی میں شدھی کا کام شروع کرنے والے پہلے گردیپ کے کیمپ کا افتتاح کیا مہاسبھا کے بنائے ہوئے پروگرام کے مطابق کارکنوں کو پہلے ایک مہینہ تک زبانی ٹریننگ دی جائے گی۔ اس کے بعد ...... انہیں مختلف جگہوں پر متعین کر کے شدھی کے عملی کام کی عملی ٹریننگ دی جائے گی۔

کمیونسٹ چین کو قانونی طور پر اقوام متحدہ میں نمائندگی مل سکتی ہے

امریکی نائب وزیر خارجہ برائے امور اقوام متحدہ کا انکشاف

نیویارک ۱۹ جولائی - اقوام متحدہ کے امور کے امریکی نائب وزیر خارجہ مسٹر ڈیوڈ کس نے کہا ہے کہ قانونی طور پر ممکن ہے کہ کمیونسٹ چین اور فارموسا کی جلاوطن حکومت دونوں اقوام متحدہ میں نمائندگی حاصل کر سکیں۔ اگر سلامتی کونسل میں چین کو نشست دلانے کا سوال پیش ہوا تو امریکہ اس معاملے میں اپنا حق تنسیخ استعمال کرے گا۔ لیکن جنرل اسمبلی میں وہ دو تہائی اکثریت حاصل کر کے نشست حاصل کر سکتا ہے۔ اس طرح دونوں حکومتیں اقوام متحدہ میں نمائندگی حاصل کر سکتی ہیں۔ ادھر اقوام متحدہ میں امریکہ کے اعلیٰ نمائندے نے کہا ہے۔ کہ امریکہ کو یقین ہے کہ چین کو اقوام متحدہ میں داخل نہیں کیا جائے گا۔ لیکن اگر اسے داخل کر لیا جائے تو امریکہ کو چاہیئے کہ وہ اقوام متحدہ کو نہ چھوڑے۔

حضور ایدہ اللہ کی صحت

ناصر آباد (بذریعہ ڈاک)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم پرائیویٹ سیکرٹری کی طرف سے مندرجہ ذیل اطلاعات موصول ہوئی ہیں:۔

۱۶ جولائی۔ "عام طبیعت اچھی ہے۔ لیکن ضعف کی شکایت ہے۔"

۱۷ جولائی "طبیعت اچھی ہے"

احباب اپنے پیارے امام کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

مرکزی وزارت تعمیرات نے تعمیرات کا ایک وسیع پروگرام مکمل کر لیا

اس پروگرام پر ۲½ کروڑ روپے خرچ ہوئے ہیں

کراچی ۱۹ جولائی - مرکزی حکومت کی وزارت تعمیرات نے ۲½ کروڑ روپے کے صرف سے تعمیرات کا ایک وسیع پروگرام مکمل کر لیا ہے۔ اس قسم کا ایک منصوبہ اور بنایا جا رہا ہے جس پر پانچ کروڑ روپیہ خرچ کیا جائے گا۔ جو منصوبہ مکمل ہو چکا ہے اس کے تحت جو عمارتیں تعمیر کی گئی ہیں۔ ان میں کراچی میں غلہ کا ایک گودام جس میں ایک لاکھ ٹن گندم رکھنے کی جگہ ہو گی۔ مرکزی محکموں کی عمارتیں وفاقی دارالحکومت میں پرائمری ثانوی اور اعلیٰ مدرسوں کی عمارتیں شامل ہیں

امریکہ اور چین ایک تباہ کن جنگ کی طرف قدم بڑھا رہے ہیں

برما کے وزیر اعظم کی تقریر

رنگون ۱۹ جولائی - برما کے وزیر اعظم مسٹر او نو نے کہا ہے کہ امریکہ اور چین ایک تباہ کن جنگ کی طرف قدم بڑھا رہے ہیں۔ انہوں نے مسٹر اونگ سانگ کی ساتویں برسی کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ایک اور عالمی جنگ کے امکانات کم نہیں ہوتے ہیں بلکہ بڑھ گئے ہیں کیونکہ اسلحہ سازی کا جنون بڑھ رہا ہے۔ آپ نے کہا کہ ایشیائی ممالک کو کمیونزم کے چنگل سے بچانے کا واحد طریقہ یہ ہے۔ کہ ان ممالک کے باشندوں کی اقتصادی حالت درست کی جائے

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے انصاف پریس لاہور سے طبع کرا کر ۱۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر - روشن دین تنویر

کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

فراخی کے زمانہ میں بہت دعا کرو

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من سرّہ ان یستجیب اللہ لہ عند الشدائد
والکروب فلیکثر الدعاء فی الرخاء (جامع ترمذی)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو یہ پسند ہو کہ اللہ تعالےٰ تکلیف اور مصیبت میں اس کی دعا کو قبول فرمائے۔ اسے چاہیئے کہ وہ فراخی کے زمانہ میں بہت دعا کرے۔

سالانہ اجتماع ـــــ انتخاب نائب صدر

مجالس کی طرف سے مجوزہ ناموں کی اطلاع ۲۰ اگست ۵۲ء تک مرکز میں کی جائے

خالد ماہ جولائی ۵۲ء کے آخری صفحہ پر آئندہ سالانہ اجتماع کے بارہ میں ایک اعلان شائع ہوا ہے۔ اس اعلان میں نائب صدر مرکزیہ کے انتخاب کے بارہ میں بھی اعلان کیا گیا ہے
مجالس کی آگاہی کے لئے تحریر ہے کہ نائب صدر مرکزیہ کا انتخاب آئندہ اجتماع کا ایک اہم حصہ ہے اس انتخاب کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل قوائد کو مدنظر رکھنا اور سمجھنا نہایت ضروری ہے۔

قاعدہ نمبر ۸۳:۔ کسی عہدیدار کے انتخاب کے وقت مندرجہ ذیل قواعد کو مدنظر رکھنا ضروری ہوگا کہ

ا۔ وہ پنجوقت نماز باجماعت کا پابند ہو

ب۔ چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ ہو۔

نوٹ:۔ ہم امید کرتے ہیں کہ قائد یا زعیم تہجد ادا کرنے کی کوشش کریں گے۔ تا دوسروں کے لئے نمونہ ہوں۔

قاعدہ نمبر ۸۹:۔ مجالس کے ہر عہدیدار کے لئے لازمی ہوگا۔ کہ وہ ڈاڑھی رکھے

نمبر ۹۰:۔ صدر مجلس کے لئے لازمی ہوگا۔ کہ وہ مرکز میں مقیم ہو۔

نمبر ۹۱:۔ انتخاب صدر کے لئے پہلے مجالس سے نام منگوائے جائیں گے۔ انتخاب سے ایک ماہ پہلے تمام ناموں سے مجالس کو اطلاع کر دی جائے گی۔ تا وہ اپنی مجالس عاملہ میں یہ نام پیش کر کے ایک نام منتخب کریں اور اپنے نمائندگان شوریٰ کو یہ ہدایت کریں کہ اس کے حق میں رائے دیں۔

نمبر ۹۲۔ جملہ امیدواروں کے نام ان ووٹوں کی تعداد کے ساتھ جو انہوں نے حاصل کئے ہیں۔ خلیفۂ وقت کے آخری فیصلہ و منظوری کے لئے پیش کئے جائیں گے۔

نمبر ۹۳۔ صدر مجلس کا انتخاب دو سال کے لئے ہوا کرے گا۔ اور نائب صدر صوبائی۔ قائد مقامی و زعمائے حلقہ کا ایک سال کے لئے۔

نمبر ۹۵ کوئی خادم کسی ایک ہی عہدہ پر متواتر دو مرتبہ سے زیادہ منتخب نہیں ہو سکے گا۔ سوائے اس کے کہ صدر مجلس کی صورت میں خلیفۂ وقت اور نائب صدر صوبائی۔ قائد اور زعیم کی صورت میں صدر مجلس کسی کو مستثنےٰ قرار دیں۔

نمبر ۹۸۔ یہ انتخاب بذریعہ ووٹ ہوگا اور اعلانیہ ہوگا (مثلاً ہاتھ کھڑا کر کے) کسی رکن کو یہ اجازت نہ ہوگی۔ کہ وہ انتخاب میں اپنے لئے یا کسی غیر کے لئے اشارۃً یا وضاحتاً پروپیگنڈہ کرے۔

نمبر ۹۹۔ پروپیگنڈا کرنے والا سخت سزا کا مستحق ہوگا۔

نمبر ۱۰۰۔ ان انتخابات میں جانبداری اور جذبے سے کام لینا نہایت معیوب اور قابل گرفت ہوگا

ضروری نوٹ۔ یہ قواعد انتخاب صدر کے لئے ہیں۔ لیکن چونکہ موجودہ وقت میں نائب صدر مرکزیہ ہی صدر کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ اس لئے نائب صدر کا انتخاب انہی قواعد کے ماتحت ہوگا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

رضائے الٰہی کے حصول کی راہ میں تکالیف

"بات یہ ہے کہ خدا تعالےٰ کی رضامندی جو حقیقی خوشی کا موجب ہے حاصل نہیں ہو سکتی۔ جب تک عارضی تکلیفیں برداشت نہ کی جاویں۔ خدا کو دھوکا نہیں دیا جا سکتا مبارک ہیں وہ لوگ جو رضاء الٰہی کے حصول کے لئے تکلیف کی پرواہ نہ کریں۔ کیونکہ ابدی خوشی اور دائمی آرام کی روشنی اسی عارضی تکلیف کے بعد مومن کو ملتی ہے"۔ (ملفوظات)

شوریٰ ـــــ سالانہ اجتماع

٭ تجاویز ۳۱ اگست ۵۲ء تک مرکزی دفتر میں پہنچا دیں

سالانہ اجتماع کے موقعہ پر خدام الاحمدیہ کی ترقی اور بہبودی کے ذرائع پر غور کرنے کے لئے مجلس شوریٰ منعقد کی جاتی ہے۔ جس کے لئے ایجنڈا تیار کر کے مجالس کو قبل از وقت بھجوایا جاتا ہے۔ تا اجتماع میں شامل ہونے والے نمائندگان تجاویز کے بارہ میں اپنی مجلس کی رائے حاصل کر سکیں۔
ایجنڈا کی تیاری کے لئے ضروری ہے کہ ۳۱ اگست ۵۲ء تک تجاویز دفتر میں پہونچ جائیں
تجاویز کے بارہ میں یہ امر یاد رکھنا ضروری ہے کہ جو تجاویز دفتر میں آئیں وہ مجلس مقامی کے مشورہ سے آئیں اس طرح جو تجاویز بھی بھجوائی جائیں۔ وہ معین الفاظ میں ہوں۔
مرکزی دفتر کی طرف سے انشاء اللہ تعالےٰ ۱۵ ستمبر ۵۲ء تک ایجنڈا مجالس کو بھجوا دیا جائیگا
جن مجالس کی تجاویز ایجنڈا میں درج ہو جائیں گی۔ اس مجالس کے نمائندگان کے لئے اجتماع میں شامل ہونا ضروری ہوگا۔ ورنہ وہ تجاویز شوریٰ میں پیش نہ ہو سکیں گی۔ (نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

یسّرنا القرآن کے ایجنٹس

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مندرجہ ذیل جگہوں پر یسرنا القرآن کے ایجنٹس مقرر کئے گئے ہیں۔ باقی جگہوں کے لئے خواہشمند دوست فوراً اپنی درخواستیں بھجوا دیں۔
(۱) سیالکوٹ شہر۔ قمر بمونہ ایجنسی سیالکوٹ (۲) لوہیری والہ۔ گوجرانوالہ عنایت اللہ صاحب (۳) سانگھڑ۔ سندھ۔ ڈاکٹر پیر فضل الرحمن صاحب (۴) پشاور۔ مولا بخش صاحب کاز ڈیڈیو پشاور چھاؤنی (۵) شیخوپورہ۔ ایچ ایم مرغوب اللہ صاحب شیخوپورہ (۶) راولپنڈی۔ محمد یاسین صاحب نیوز پیپر ایجنسی راولپنڈی
(وکیل التجارت تحریک جدید)

میاں مولا بخش صاحب درویش کی تشویشناک علالت

قادیان سے اطلاع آئی ہے کہ میاں مولا بخش صاحب سابق باورچی حال درویش قادیان کی حالت تشویشناک ہے۔ وہ عرصہ سے بعارضہ فالج قادیان میں بیمار ہیں لہذا تمام احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی بحالی صحت اور بخیریت زندگی کے لئے دعا کر کے ممنون فرماویں۔ اللہ تعالےٰ صاحب موصوف کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ (انچارج دفتر حفاظت مرکز ربوہ)

جملہ مجالس ۲۰ اگست ۵۲ء سے قبل اپنے ہاں اجلاس عاملہ بلا کر نائب صدر مرکزیہ کے عہدہ کے لئے کم از کم تین موزوں خدام کا نام تجویز کریں اور ان سے مجلس مرکزیہ کو ۲۰ اگست ۵۲ء کو اطلاع دیں۔ ۲۰ اگست ۵۲ء کے بعد پہونچنے والے کسی نام پر غور نہیں کیا جاسکے گا۔

دفتر کی طرف سے انشاء اللہ تعالےٰ ستمبر کے پہلے ہفتہ میں مجالس کو مجوزہ ناموں سے اطلاع کر دی جائے گی۔ اس اعلان کے ذریعہ جملہ مجالس سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اس طرف فوری توجہ فرمائیں گی تا یہ نہایت اہم امانت اس کے اہل کے سپرد کی جا سکے (نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ڈاکٹر محمود حسین کی نکتہ چینی

ڈاکٹر محمود حسین نے جو خواجہ ناظم الدین کی وزارت میں وزیر تعلیم بھی رہ چکے ہیں۔ ایک معاصر کے نمائندہ خصوصی کی رپورٹ کے مطابق گزشتہ پارلیمان میں مشرقی پاکستان میں دفعہ ۹۲ الف کے نفاذ کے متعلق بحث کرتے ہوئے حکومت کے اقدام پر سخت نکتہ چینی کی ہے اور وہاں جو حالات پیدا ہوئے۔ ان کی ذمہ داری حکومت کے کارندوں پر ڈالی ہے۔

معاصر مذکور کے نمائندہ خصوصی کا کہنا ہے۔ کہ آپ نے کہا کہ

"کمیونزم کی روک تھام سیکولرازم سے نہیں ہو سکتی۔ جو لوگ سیکولرازم کے بل بوتے پر کمیونزم کا مقابلہ کرنے کے منصوبے تیار کر رہے ہیں۔ وہ احمقوں کی جنت میں بستے ہیں۔ اسلام اور صرف اسلام ہی کمیونزم اور دیگر برائیوں کا سد باب کر سکتا ہے۔ لیکن بدقسمتی سے سیکولرازم کو اپنانے پر زور دیا جا رہا ہے۔ بلکہ اس سے روگردانی اختیار کی جا رہی ہے۔"

اس امر کے متعلق تو کسی مسلمان کی دو رائیں نہیں ہو سکتیں۔ کہ مغربی سیکولرازم یا دوسرے لفظوں میں موجودہ مغربی سرمایہ دارانہ نظام کمیونزم کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس نظام کی بنیاد خود غرضی اور حرص دولت پر ہے۔ جس سے اخلاق اور تزکیت نفس کی بجائے انسان کے لئے صرف روٹی کا سوال سوہان روح بن گیا۔ جس سے دولت سمٹ کر چند ہاتھوں میں آگئی ہے جس سے انسان کو انسان کے ساتھ بطور انسان کے کوئی ہمدردی نہیں رہی۔ بلکہ جو لوگ سرمایہ دار ہیں۔ وہ محتاج لوگوں کو کم سے کم قیمت ادا کر کے زیادہ سے زیادہ ان کی محنت کو خرید لیتے ہیں۔

ظاہر ہے۔ کہ ایسے نظام میں انسانی ہمدردی کم سے کم ہوتی جاتی ہے۔ اور وہ لوگ جو زیادہ محنت نہیں کر سکتے۔ یا جن کو کام نہیں ملتا۔ وہ سخت مشکلات کی زندگی بسر کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ اور جہاں چند خوش قسمت لوگوں کو ہر طرح کے عیش و آرام میسر ہوتے ہیں۔ وہ ایک بہت بڑی اکثریت نان شبینہ کے لئے بھی سخت محنت کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ اور باوجود محنت شاقہ کے اپنی ابتدائی ضروریات بھی پوری نہیں کر سکتے۔

کمیونزم دراصل اسی سرمایہ دارانہ لادینی نظام کے رد عمل میں معرض وجود میں لایا گیا ہے۔ کمیونزم کے پیشواؤں نے سرمایہ دارانہ نظام کا تختہ الٹنے کے لئے تمام اقتصادی نظام کو ہی الٹ کر رکھ دیا ہے اور چونکہ کمیونزم کا نظریہ انسان کے شکم سے جو زندگی کی اولین ضرورت ہے تعلق رکھتا ہے۔ اور بھوکے شکموں کی اکثریت سرمایہ دارانہ نظام کی کڑی تقسیم کی وجہ سے ہر ملک میں پائی جاتی ہے اس لئے وہ عوام کو اپیل کرتا ہے۔

یہ بھی واضح رہے۔ کہ مغربی سیکولرزم سرمایہ دارانہ نظام اور کمیونزم ایسے نظام ہیں۔ جن کی بنیاد خالص مادیات پر ہے۔ اور جن کا انحصار محض انسانی عقل پر ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ ایسے نظریات کو انسان کی اخلاقی حالتوں سے براہ راست کوئی تعلق نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ان نظاموں کی بنیاد ہی خامی یہی ہے۔ اس کے مقابل میں اسلام جہاں انسان کی مادی بہبودی کو نظر انداز نہیں کرتا۔ وہاں زندگی کے لئے ایسا لائحہ عمل تجویز کرتا ہے۔ جس کی بنیاد خدا پرستی پر ہے۔ اور جو انسان کی روحانی حالتوں پر انحصار رکھتا ہے۔ اس لئے جہاں تک اس امر کا تعلق ہے۔ کہ کمیونزم کا مقابلہ اسلام ہی کر سکتا ہے۔ صحیح ہے اور ہم ڈاکٹر محمود حسین سے متفق ہیں۔ لیکن اس ضمن میں معاصر مذکور کے نامہ نگار خصوصی نے ایک عجیب و غریب بات بھی کہی ہے۔ جو حسب ذیل ہے۔ نامہ نگار کہتا ہے۔ کہ

"وزیر اعظم نے بحث کا جواب دیتے ہوئے ڈاکٹر محمود حسین کی نکتہ چینی کو درست تسلیم کرتے ہوئے تعجب ظاہر کیا۔ کہ ڈاکٹر محمود حسین نے اپنی وزارت کے زمانے میں ان خیالات کا اظہار کیوں نہ کیا۔ اس کے جواب میں ڈاکٹر محمود حسین نے کہا۔ میری وزارت کے زمانہ میں بھی میرے رفقائے کار کو میرے خیالات کا اچھی طرح علم تھا۔ اور اگر ایوان سننے کے لئے تیار رہے۔ تو میں ان خیالات کا اظہار کرنے کے لئے تیار رہوں۔"

سوال یہ نہیں ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب کے رفقائے وزارت کو ان کے اس قدر اسلامی رجحانات کا علم تھا یا نہیں۔ وہ ان کے یہ خیالات جانتے تھے یا نہیں۔ جہاں تک ہم سمجھتے ہیں۔ وزیر اعظم کا مطلب یہ ہے۔ کہ آیا انہوں نے اپنی وزارت کے زمانے میں اپنے ان اسلامی خیالات کو اپنے محکمہ کے حدود تک کسی حد تک جامہ عمل پہنانے کی کوشش کی یا نہیں۔ ہمارا قیاس اغلب ہے۔ کہ وزیر اعظم نے آپ سے یہ سوال اس لئے کیا تھا۔ کہ چونکہ تجربہ کار وہ جانتے ہیں۔ کہ جو شخص حکومت کے کسی عہدے سے ہٹایا جاتا ہے۔ وہ حکومت پر اسی یعنی اسلامی پہلو ہی سے نکتہ چینی شروع کر دیتا ہے۔ یہ سمجھتے ہوئے کہ اس ملک میں عوام کو ساتھ لگانے کے لئے اسلام کا نعرہ آسان ترین ہے۔ اس لئے وزیر اعظم نے ڈاکٹر صاحب کی نکتہ چینی کو بھی اس امر پر محمول سمجھا ہے۔ دوسروں کی طرح ڈاکٹر صاحب کا خیال بھی یہی ہے۔ کہ موجودہ حکومت کے خلاف رائے عامہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے یہ نسخہ آزمودہ ہے۔ اور حکومت اس نعرے سے خوف زدہ کی جا سکتی ہے۔ کیونکہ جو جماعتیں حکومت کی مخالفت برائے مخالفت کر رہی ہیں۔ وہ بھی اسلام کا نام ہی استعمال کر رہی ہیں۔ یہاں تک کہ بعض دفعہ خالص کمیونزم کے حامی بھی اسلام کے نام ہی سے حکومت کو ڈرانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ڈاکٹر محمود حسین کی نکتہ چینی بھی رائیگاں نہیں گئی۔ چنانچہ معاصر نے جس نے اپنے نامہ نگار خصوصی کی طرف سے آپ کی تقریر کی رپورٹ شائع کی ہے۔ اس پر ایک اداریہ بھی لکھا ہے۔

اس ضمن میں یہ بات بھی قابل غور ہے۔ جیسا کہ معاصر کے نامہ نگار خصوصی کا کہنا ہے۔ کہ آپ کی تقریر کا وقت ختم ہو گیا۔ تو اپوزیشن کے لیڈر مسٹر چٹوپادھیا نے درخواست کی۔ کہ وہ ڈاکٹر صاحب کو کچھ اور وقت دیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کی تقریر اپوزیشن کے لئے بڑی امید افزا تھی۔ ورنہ کہاں چٹوپادھیا اور کہاں اسلام

ہمیں یاد آتا ہے۔ کہ جب ڈاکٹر محمود حسین وزیر تھے۔ تو انہوں نے پشاور میں ایک تقریر کے دوران میں اسلام کے متعلق آج سے کچھ مختلف خیالات ظاہر فرمائے تھے۔ اور وہ خیالات ایسے تھے۔ کہ جس معاصر نے آج آپ کی تعریف میں اداریہ لکھا ہے۔ اس وقت اس نے آپ کے خیالات پر کڑی نکتہ چینی کی تھی۔ اور کہا تھا۔ کہ یہ لوگ اسلام کا نہ تو مفہوم سمجھتے ہیں۔ اور نہ چاہتے ہیں۔ کہ پاکستان میں اسلامی دستور بنے۔ مگر آج آپ کے خیالات کو بڑی اہمیت دے رہا ہے۔

حکومت کی مخالفت کرنا فی نفسہ کوئی برا کام نہیں ہے۔ جہاں حکومت غلطی کرے۔ ہر ایک کا فرض ہے۔ کہ وہاں انگلی رکھ کر بتائے۔ کہ یہاں حکومت سے چوک ہوئی ہے۔ مگر جو بات قابل اعتراض ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ہر بات میں اسلام کو بیچ میں لایا جائے۔ اگر پاکستان کے لوگ اسلامی اصولوں کے واقعی پابند ہو جائیں۔ تو کمیونزم کیا کوئی اور دینی تحریک یہاں پنپ نہیں سکتی۔ مگر اسلام کو محض سیاسی سٹنٹ بنانے سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو گا۔

سکیم پانچ سالہ تعلیمی قرض حسنہ

اس کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔ جو حضور نے مشاورت ۱۹۵۲ء میں فرمایا ہے۔ کہ غرباء کو ابھارنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ دیہات میں بعض جگہ میں بیس سال سے ہماری جماعتیں قائم ہیں۔ مگر ان میں کوئی گریجوایٹ نہیں۔ اگر محکمہ کی طرف سے ان کو تحریک کی جائے۔ کہ ۱۵، ۲۰ زمیندار مل کر ایک لڑکے کی اعلیٰ تعلیم کا بوجھ اٹھائیں۔ اور اسے قرضہ کے طور پر کچھ وظیفہ دے دیا کریں۔ تو چند سال ہی میں کئی لڑکے گریجوایٹ بن سکتے ہیں۔ خلاصہ سکیم جماعت کا ہر پیشہ کا فرد مرد ہو یا عورت اس کا ممبر بن سکتا ہے۔ جو کم از کم ایک روپیہ ماہوار یا چھ روپے ششماہی بعد سکیم مرکز میں بھیجے۔ ہر نئے سال قسط گھٹا یا بڑھا سکتا ہے اسکی سالانہ جمع شدہ رقم کی اطلاع مرکز سے جاری ہو کر ہر ایک ممبر کو جائیگی۔ ہر سال جمع شدہ رقم کا ½ وظائف پر خرچ ہو گا باقی ½ کو تجارت پر لگا کر بڑھانے کا اختیار صدر انجمن احمدیہ کو ہو گا۔ کسی ممبر کو پہلے پانچ سال کے دوران میں اپنی جمع شدہ رقم کا کوئی حصہ واپس طلب کرنے کا اختیار نہ ہو گا۔ چھٹے سال ½ حصہ واپس ملیگا۔ ساتویں سال ⅔ اور دس سال بعد ساری رقم یا بقایا۔ سکیم کے مندرجہ ذیل حصے ہوں گے۔ اول زمیندار ان قرضہ تعلیم دوم اہل حرفہ کا۔ سوم ملازمین کا۔ چہارم مستورات کا اور پنجم مختص بالقلات۔ اول و دوم و سوم کا یونٹ ضلع ہو گا۔ یعنی ایک ضلع کی آمد اسی ضلع کے اسی پیشہ کے امیدواروں پر خرچ ہو گی۔ چہارم و پنجم کا یونٹ صوبہ ہو گا۔ مستورات کی طرف سے آمد مستورات پر ہی اسی صوبہ میں خرچ ہو گی۔ اور جو احباب پچاس روپے ماہوار پانچ سال تک جمع کرائیں گے ان کی رقم سے جاری شدہ وظیفہ ان کے نام پر ہو گا۔ اور مختص بالقلات کہلائیگا۔ یہ وظائف میٹرک کے بعد کی تعلیم کے لئے جاری ہوں گے۔ ممبران بطور قرضہ دیں گے۔ ان کی رقم پراویڈنٹ کے طریق پر جمع ہوتی رہے گی۔ وظائف لینے والے طلباء حسب قواعد نظارت تعلیم سے بطور قرضہ حسنہ وظائف لیں گے۔ (نظارت تعلیم و تربیت)

ذکرِ حبیبؑ

از حضرت بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی

ایک زمانہ میں جبکہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالےٰ کے حکم کے ماتحت کشتیٔ جماعت کی تاسیس اور تیاری میں مشغول تھے۔ اور جبکہ حضور آیات و بینات کے ذریعہ مختلف قسم کے اسباق سے اس کی تعلیم و تربیت میں معروف، علم و حکمت کے خزانوں کے منہ کھولے ایمانوں میں مضبوطی اور اعمال میں صلاحیت کے سامان پیدا کر رہے تھے۔ پاک توجہات قدسی انفاس خدا نما صحبتوں کے فیض سے اس کا تزکیہ فرما کر آنے والے طوفانوں کے مقابلہ اور خدمت اسلام کے لئے جماعت کو تیار فرما رہے تھے ÷

جبکہ انذار و بشیر کا سلسلہ خدائے ذوالجلال کے نعم و اقتدار کے اظہار سے زندہ ایمان۔ تازہ عرفان اور حق الیقین کی نعما اور سکینت و اطمینان کے خزانے لٹا رہا تھا۔ جبکہ جماعت طرح طرح کے امتحان اور ابتلاؤں میں سے گزر کر کندن ہو رہی تھی۔ جبکہ کھرے اور کھوٹے۔ سچے اور کچے۔ قوی الایمان اور ضعیف الاعتقاد۔ چست و سست اور ہوشیار و غافل میں امتیاز ہو رہا تھا۔ جبکہ عبداللہ آتھم کا رجوع اور توبہ ایمان و اعتقاد کی کسوٹی اور معیار بنا۔ جبکہ اس کا اخفاء حق اور کتمان شہادت کبھی سانپ بنکر اس پر دوڑا۔ تو کبھی مسلح ڈاکوؤں کی شکل میں اس پر ظاہر ہوا۔ اور آخر ایک بھیانک دردناک یاس و نامرادی کی موت کی صورت میں اس پر مسلط ہو گیا۔ جبکہ پنڈت لیکھرام کا منہ مانگا نشان کفر و اسلام میں ایک مسلمہ اور قطعی برہان کی شکل میں نمایاں و عیاں ہوا یہ سبھی کچھ عشاق کے صدق و وفا کو ناپنے اور بیرونی لوگوں کے فریب و دغا کو تولنے کا پیمانہ تھے ؎

عشق اول سرکش و خونی بود
تا گریزد ہر کہ بیرونی بود

یہ واقعات آج سے ۵۶ برس قبل ۹۵ء۔ ۹۷ء سے تعلق رکھتے ہیں۔

عید سے دوسرا روز ۶ مارچ ۱۸۹۷ء ہفتہ کا دن ہندوستان کے دو بڑے مذاہب اسلام و ہندوازم کی روحانی کشتی اور دنگل کے نتیجہ کا دن تھا جس کا گوما گرم چرچا چلتا پھرتا شہرہ متواتر پانچ برس ملک بھر میں ہوتا چلا آ رہا تھا۔ آج کا دن ایک کی راستی اور دوسرے کے بطلان پر مہر تصدیق ثبت کر گیا۔ اسی لئے یہ دن اسلام کی تاریخ میں سنہرے حروف سے لکھا جاتا رہے گا۔

پنڈت لیکھرام قضا الٰہی کے ماتحت عین پیشگوئی کے مطابق میعاد کے اندر اس دنیا سے موعود مشتہر طریق سے کوچ کر گئے۔ اور چونکہ یہ واقعہ براہ راست اسلام کی فتح اور ہندو دھرم کی مغلوبیت کی تصویر پیش کر رہا تھا۔ اس لئے تمام ہندو قوم نے متفقہ و متحدہ کوشش کے ذریعہ خدا کے اس نشان پر پردہ ڈالنے کی ناکام سعی کی۔ طرح طرح کے الزام و بہتان تراشے۔ ہندوستان کے طول و عرض میں جلسے کئے۔ لیکچر دئیے۔ مظالم کی جھوٹی داستانیں گھڑیں۔ جھوٹے افسانے بنائے اخبارات میں شور مچایا۔ گورنمنٹ پر دباؤ ڈالا۔ اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور حضور کے خدام کی خانہ تلاشیاں کرائیں۔ اور ایسا شور بے تمیزی بپا کی کہ

الامان الحفیظ

ہر جگہ احمدیوں کی جان کے لالے پڑ گئے۔ زمین ان پر تنگ کی گئی۔ مگر جب ان کوششوں میں ناکام رہے۔ کسی سازش کا پتہ چلا نہ منصوبے کا۔ تو جھنجھلا کر اوچھے اور کمینے ہتھیاروں پر اتر آئے۔ سیدنا حضرت اقدس کو قتل کی دھمکیوں کے گمنام خطوط لکھے۔ گالی گلوچ اور گند و الزام سے بھرے پلندے بھیجے گئے۔ اشتہارات چھاپے مضامین لکھے۔ اور نوبت یہاں تک پہونچادی اتنا بڑا بول بول دیا کہ بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی

عام مسلمانوں پر بھی دھاوا بول دیا۔ ہر جگہ مسلمان کو ظلم و تعدی کا نشانہ بنایا گیا۔ قتل و غارت اور فتنہ و فساد کی آگ ہر حصہ ملک میں مشتعل کی گئی۔ زہر آلود مٹھائیاں معصوم بچوں۔ مسافروں اور راہ گیروں میں بانٹی گئیں۔ جس سے بیسیوں جانیں تلف ہوئیں۔ سرکاری اداروں تک میں مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کیا گیا۔ امتحانات میں ان سے فرضی مظالم کا بدلہ لیا گیا۔ الغرض ملک میں ہیجان و اضطراب اور وحشت و درندگی کا دور دورہ ہو گیا۔ ناکردہ گناہ لوگوں کو تختہ مشق اور ظلم و ستم کا نشانہ بنایا گیا

آریہ ہندوؤں نے یہ کچھ کیا تو عیسائیوں نے آتھم کا بدلہ لینے کے بہانہ سے حضور پرنور پر اقدام قتل کا جھوٹا مقدمہ داغ دیا جس کو اہری تاریخ میں مقدمہ مارٹن کلارک کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس میں . . . . ایک ہی کمان سے خدا کے مامور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بے تحاشا تیر برسانے لگے۔ ساری کوشش درپئے قدرے اور سنخنے پورا زور لگایا۔ کہ تا مسیح موسوی کی طرح حضور علیہ السلام کو بھی صلیب پر کھچوا دیں چنانچہ انہی حالات کا نقشہ حضور نے کھینچا اور فرمایا ؎

پر مسیحا بن کے میں بھی دیکھتا روئے صلیب
گر نہ ہوتا نام احمدؐ جس پہ میرا سب مدار

جن واقعات و حالات کی طرف میں نے اوپر اشارہ کیا ہے بہت طویل اور تفصیل طلب ہیں۔ ان کا بیان اس وقت میرے مد نظر نہیں۔ اس صحبت میں جو کچھ میں عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اس پر آشوب اور پر فتن زمانہ سے قبل یعنے پنڈت لیکھرام کے واقعہ قتل سے پہلے قادیان میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اور حرم سرائے پر کسی پہرہ نگرانی کا انتظام نہ ہوا کرتا تھا۔ ان افواہوں اور بدخبروں کے باعث مختلف ذرائع رسل و رسائل سے تواتر کے ساتھ ہندوؤں خصوصاً آریوں کی سازشوں اور منصوبوں سے متعلق اطلاعات آتی رہیں۔ ہم لوگ بطور خود ہی چوکس و ہوشیار ہو کر حضور کے مسجد میں تشریف لانے یا سیر وغیرہ میں نکلنے کے اوقات میں زیادہ محتاط رہنے لگے۔ اور ایک قسم کے پہرہ کا سلسلہ جاری کر لیا گیا۔ ہوتے ہوتے ایسی خبریں زیادہ تیز اور گرم ہوتی گئیں۔ ملک کے طول و عرض کے حالات کی تفاصیل۔ خطوط اور اخبارات کے ذریعہ معلوم ہونے لگیں۔ اور ساتھ ہی قادیان میں اجنبی مشکوک اور آوارہ لوگوں کی آمد کا سلسلہ بڑھتا نظر آنے لگا۔ حتےٰ کہ بعض مقامی اشرار کی ٹیڑھی ترچھی آنکھیں ان کے بد ارادوں اور منصوبوں کی تصدیق کرنے لگیں۔

دوسری طرف اچانک ایک روز کپتان پولیس نے بھاری جمعیت کنسٹیبلوں کے ساتھ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکان پر گھیرا ڈال کر ناکہ بندی کر لی۔ کسی کو باہر جانے کی اجازت نہ تھی نہ اندر آنے کی۔ بہت دیر تک بند و مسلح ہو کر تلاشی کراتے۔ خطوط اور مضامین پڑھتے رہے۔ اس موقعہ پر حضرت اقدس نے جس خندہ پیشانی اور فراخ دلی سے پولیس کو اس کے کام میں خود مدد دی۔ اور جس طرح اخلاق فاضلہ کا اسوۂ حسنہ دکھایا۔ وہ بھی ایک معجزہ سے کم نہ تھا۔

غرض تلاشی کرائی اور ان لوگوں نے کوشش کا کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑا۔ اور نہ صرف مخالفانہ بلکہ معاندانہ و جانبدارانہ طریق سے ناخنوں تک کا زور لگا دیا۔ مگر سوائے حرمان و حسرت اور مایوسی و ناکامی کے کچھ ہاتھ نہ آیا۔

انہی گڑبڑ اور اضطراب و ہیجان کے دنوں میں یہ واقعہ پیش آیا۔ کہ شام کی نماز سے فراغت کے بعد جو گرمی کی وجہ سے بالائی حصہ مسجد میں ہوا کرتی تھی پچھلی ایک دو صفوں کے نمازیوں میں بے چینی اور قلجان کے آثار پائے گئے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب سنن سے فارغ ہو کر شہ نشین پر رونق افروز ہوئے۔ دائیں اور سامنے حضور کے کل صحابہ اور خدام حلقہ بنا کر بیٹھ گئے۔ تو وہ معاملہ حضرت کے حضور پہنچا۔ بعض دوستوں نے بیان کیا۔ کہ کسی نے پیچھے سے ان پر حملہ کیا۔ اور بھیڑیا یا کتا مار کر بھاگ گیا۔ اور کہ اس کے بھاگ کر سیڑھیوں سے اتر جانے کی آواز بھی ہم نے سنی تھی۔ وغیرہ

آثار خطرہ کے موجود تھے۔ وجوہ اس واقعہ کی پیٹھ پر تھے۔ حالات اس خبر کی صداقت پر باور کرنے کے لئے کافی سے زیادہ پہلے ہی جمع ہو چکے تھے۔ طبائع میں تشویش موجود تھی۔ اس واقعہ نے سونے پر سہاگہ کا کام دیا۔ اور متفقہ طور پر خدام و صحابہ نے حضرت کے حضور اس معاملہ کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے احتیاطی تدابیر کے لئے درخواست کی۔

انبیاءؑ اور خدا کے رسول علیہم الصلوٰۃ والسلام جو اس دنیا کو عالم اسباب سمجھتے اور ربنا ما خلقت ھٰذا باطلاً کے پرمعارف قول کے قائل اول ہوتے ہیں۔ گو اسباب کو خدا کی مفید اور کارآمد مخلوق سمجھ کر ان کو موقعہ و محل کی مناسبت سے جمع بھی کرتے ہیں۔ مگر حقیقتاً ان کا توکل اور بھروسہ صرف اور صرف خدا پر ہوتا ہے۔ تائید و نصرت اور فتح و ظفر کے کھلے وعدوں کی موجودگی میں وہ اس طرح دعائیں کرتے اور گڑگڑاتے ہیں کہ دیکھنے سننے والے ان وعدوں کے متعلق شبہات میں پڑ کر سوال کرنے لگتے ہیں۔ ان صالحین و صادقین واتقیا کے ساتھ حفاظت و سلامتی کے خدائی وعدے ہوتے ہیں۔ مگر وہ ظاہری سامانوں سے بھی بے پرواہی نہیں کرتے۔ کیونکہ خدا کی صفات و اسماء کا علم سب سے زیادہ انہی کو دیا جاتا ہے۔ وہ خدا کے غناء ذاتی سے ڈرتے

اور عباد شکور ہوتے ہیں۔

حضور پُر نور نے دوستوں کی درخواست کو منظور فرماتے ہوئے اسی موضوع پر ایک مختصر مگر روح پرور تقریر فرمائی۔ اور حکم دیا۔ کہ بہتر ہے (احتیاطاً پہرہ کا انتظام کر لیا جائے۔

غرض یہ ہے۔ قادیان میں پہرہ کی تاریخ اور یہی اس کے اجراء کی وجہ جس کی ابتدا یوں ہوئی۔ کہ پہرہ کی منظوری دینے کے بعد خود ہی حضرت نے فرمایا۔

جو لوگ اس خدمت کے لئے تیار ہوں۔ آگے آ جائیں (یا کھڑے ہو جائیں)

ان دونوں میں سے کوئی الفاظ تھے۔ کئی مخلص سعید اور خوش بخت نوجوان آگے بڑھے۔ کھڑے ہوئے۔ ہر ایک نے اخلاص سے اپنے آپ کو پیش کیا۔ محبت اور جوشِ عقیدت سے اس خدمت کا بار اپنے اوپر لیا۔ کئی قبول ہوئے۔ بعض معذور سمجھے جا کر مستحق ثواب مگر پہرہ معاف قرار پائے۔ ہدایات ملیں۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توجہ اور دعا نصیب ہوئی۔ زہے نصیب۔ خوشا وقتے و خرم روزگارے۔

الحمد للہ۔ الحمد للہ۔ ثم الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی الانبیاء والمرسلین۔ میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان خوش قسمت قبول ہونے والوں میں سے ایک تھا۔ جن کو خدا کے مامور مسیح الخلق جری اللہ فی حلل الانبیاء نے نظرِ شفقت اور محبت بھری نگاہوں سے دیکھا۔ اور قبول فرمایا۔ یہ کہنا کہ پہلے میں بڑھا یا دوسرا کوئی مجھ سے پیچھے اٹھا۔ خطرہ سے خالی نہیں۔ کیونکہ یہ باتیں خدا کے فضل پر موقوف ہیں۔ جو دلوں کو جھانکتا۔ عالم الغیب قلوب کے نہاں در نہاں حالات کو جانتا ہے۔ اور اسی کا فیصلہ سچا اور حقیقی ہوتا ہے۔ کئی چھوٹے بڑے کر دیئے جاتے ہیں۔ اور کئی بڑے چھوٹے ہو جایا کرتے ہیں۔ مگر نہیں کہا جا سکتا۔ کہ کوئی ظلم ہوا۔ اس کے سارے کام حق و حکمت پر مبنی اور سارے فیصلے صحیح علم اور میزانِ حق سے ناپ تول کر کئے جاتے ہیں۔ جن کا مدار سراسر فضلِ الٰہی پر ہوتا ہے۔

وہاں کوئی شیخی کام آسکتی ہے۔ نہ زبانی جمع خرچ۔ دنیا جانتی ہے۔ بھولی ہے۔ نہ کبھی بھول سکتی ہے۔ اس حقیقت کو کہ جس پتھر کو ردی اور ناکارہ سمجھ کر معماروں نے پھینک دیا۔ آخر وہی خدا کا مقبول اور کونے کا پتھر بنا۔

پس مقام خوف ہے۔ جس کی وجہ سے میں اس ترتیب کے ذکر کو چھوڑتا اور خدا کے سپرد کرتا ہوں۔ کیونکہ تقدم تاخر حقیقی وہی ہے۔ جس پر خدا کی مہر تصدیق ثبت ہو۔ جس کے ہاتھوں میں مدارج و مراتب کا فیصلہ ہے۔ اور عملِ عامل کی حقیقت و نیت سے واقف و آگاہ ہے۔ کسی نعمت کے ملنے اور خدمت کی توفیق امین ہونے کی سعادت پا کر خدا کے حضور جھکنا اور سجداتِ شکر بجا لانا چاہیئے۔ کیونکہ مواقع کا میسر آنا اور کسی خدمت کی توفیق کا ملنا بھی سراسر فضل اور احسان ہوتا ہے۔ قل لا تمنوا علی اسلامکم بل اللہ یمن علیکم ان ھدٰکم للایمان۔

اس پہرہ کا انتظام و نگرانی حضور پر نور نے مجھ ناکارہ غلام کے ذمہ لگائی۔ جس کا مقصد و مطلب میں اپنی طبیعت کی افتاد اور عقلِ ناقص کی وجہ سے یہ سمجھا۔ کہ گویا یہ سارا کام تنہا مجھی کو کرنا ہوگا۔ اگرچہ بعض احباب نے پورے اخلاص شوق اور محبت و عقیدت سے اس کام میں میرا ہاتھ بٹایا۔ اور مدتوں میرے ساتھ مل کر اس خدمت کو بجا لاتے رہے۔ اور پھر ہم سب نے مل کر گیا۔ جو کچھ کہ ہم لوگ کر سکے۔ غرض اس دن سے ہمارا یہ پہرہ کا کام ایک نظام اور باقاعدگی کے نیچے آکر خوش اسلوبی سے چلنے لگا۔

مصلحت الٰہی کہ اس زمانہ میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکانات بالکل کھلے اور غیر محفوظ ہو رہے تھے۔ مغربی حصہ مکان کی $\frac{55}{55}$ فٹ پرانی کچی دیوار بیت الفکر سے ملحقہ شمالی دالان کے آخری شمالی حصہ سے لیکر خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر کے مکانات کی حد تک پختہ کرنے کی غرض سے گرائی جا چکی تھی اور وہاں دیوار کی بجائے صرف کپڑے کی چادروں کا پردہ ہوا کرتا تھا۔ اینٹیں چونکہ اس زمانہ میں بٹالہ کے پژاووں سے گدھوں پر آیا کرتی تھیں۔ اور معمار بھی قادیان میں نام ہی کو ملا کرتے تھے۔ اس وجہ سے پردہ وغیرہ کی تکمیل بھی ایک لمبا عرصہ چاہتی تھی جو آہستہ آہستہ ایک خوش نصیب مستری حسن دین صاحب مرحوم سیالکوٹی کی متواتر کئی ماہ کی تگ و دو سے جا کر کہیں پایۂ تکمیل کو پہنچی۔ ان حالات میں ظاہر ہے۔ کہ پہرہ و حفاظت کی کتنی شدید ضرورت تھی۔ جس کا اس سے پہلے قطعاً کوئی انتظام نہ تھا۔ اور نہ ہی اس طرف پہلے واقعہ تک کسی کی توجہ مبذول ہوئی۔ کل امر مرھون باوقاتہ۔ بہ ضرورت اس تحریک سے پوری ہو گئی۔ ہمارے پہرہ کا دائرہ عمل اور گردش کا محور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکانات تھے۔ توجہ اور زور شکستہ حصہ یعنی مکان کے غربی جانب کے کوچہ کی طرف تھا۔ جو اس زمانہ میں بالکل ایک کھلی گلی تھی۔ موجودہ کوچہ بندی اور صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے مکانات بہت بعد میں بنے ہیں۔ اس گشت کا سلسلہ احمدیہ چوک سے چوک موجودہ شارع دار الانوار۔ چوک موجودہ قصر خلافت تک وسیع ہوا کرتا۔ جس میں بعض غیر احمدی اور غیر مسلم لوگوں کے مکان بھی آجاتے۔ عمارات کے لحاظ سے آج کل اس قطعہ آبادی کی شکل اس زمانہ سے بالکل مختلف ہو چکی ہے۔

آریہ اور ہندوؤں کی شورش کا سلسلہ روز افزوں تھا۔ عید قربان قریب آتی جا رہی تھی۔ قادیان اور مضافات میں بعض میلوں کا موسم تھا۔ جن میں گنوار لوگ شریک ہو کر وہ اودھم مچایا کرتے۔ کہ انسانیت مارے شرم کے پانی پانی ہو جاتی۔ آریوں کے کارندے دیہات کے سکھوں میں پھر کر فضا کو مکدر اور مسموم کرنے میں سرگرم تھے۔ چوری اور ڈاکوں کی وارداتیں ہوا کرتیں۔ ان مخالف حالات پر ایک اضافہ یہ ہوا۔ کہ اخبارات اور اشتہاروں میں اشارۃً اور پرائیویٹ خطوط میں صراحتاً سیدنا حضرت اقدس کی ذات والا صفات کو نقصان پہنچانے کی دھمکیاں آنے لگیں۔ حکومت کی خاموشی اور بے توجہی یہ رنگ لائی کہ ان لوگوں کے حوصلے بڑھ گئے۔ اور وہ حضور پر نور کو

قربانی کا بکرا

وغیرہ ناموں سے یاد کرکے دہشت انگیزی اور درندگی کے ارادوں کا مظاہرہ کرنے لگے۔

حضور اقدس پر تو ان دھمکیوں اور گیدڑ بھبکیوں کا کوئی اثر ہی نہ تھا۔ خدا کی حفاظت و رفاقت کے وعدوں کے پورا ہونے کے دن سمجھ کر حضور نہ صرف خود مطمئن۔ خوش اور ہشاش بشاش رہتے بلکہ صحابہ خدام اور غلاموں کو بھی تسلیاں دیا کرتے۔

عید قربان آئی جو حضور نے خدام سمیت تکیہ حسینا کی بڑھ کے نیچے ادا کی۔ قربانیاں دیں اور مہمانوں کے واسطے عید سعید کی تقریب کے مناسب حال مختلف کھانے پکوائے۔ نہایت محبت سے دوستوں کو کھلائے۔ اور اس طرح ہمارے یہ دن خدا کی حمد عبادت اور دعاؤں میں نہایت خوشی اور اطمینان سے گذرے۔ دشمنوں کے منصوبوں اور سازشوں کو خدا نے ناکام کیا۔

یعصمک اللہ ولو لم یعصمک الناس

کے خدائی وعدے نہایت شان و شوکت اور جلال کے ساتھ پورے ہوئے۔ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر۔ اللہ اکبر و للہ الحمد۔

پہرہ تو محض ایک ذریعہ تھا۔ ہم غلاموں کی عزت افزائی کا وہ تو ایک زینہ تھا۔ ہمارے عروج اور علم و معرفت میں ترقی اور محبت و عقیدت میں زیادتی کا۔ ورنہ حقیقت یہ ہے۔ کہ غفلت کی نیند سو رہنے اور خراٹے بھر کر رات گذار دینے سے ہزار درجہ بہتر اور مفید تر تھی ہماری یہ بے خوابی۔ طواف خدا نے اپنی حکمتوں کے ماتحت ہم لوگوں کی تربیت اور روحانی اصلاح کے واسطے یہ سامان پیدا کئے تھے۔ ورنہ اپنے بندے کی حفاظت کے لئے خدا ہی اپنی کمزور مخلوق کا محتاج تھا۔ نہ حضور سے

بمفت این اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضاء آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

خاموش۔ سنسان اور اندھیری رات کی گھڑیوں میں اچانک کبھی وہ ماہ کنعاں۔ نور قادیان جانِ جہان دنیا و مافیہا کی روح رواں ہم پر طلوع فرماتا۔ میاں عبد الرحیم۔ میاں عبد العزیز۔ میاں غلام محمد۔ میاں عبد الرحمٰن نام لیکر محبت بھری۔ نرم۔ شیریں اور دلکش آواز سے نوازتا۔ اور خود ہماری خبر گیری اور دلجوئی فرماتا۔

قربان اس جانِ جہان کے اور فدا ہو جاؤں اس پیارے نام کے جو مخدوم ہو کر الٹا غلاموں کی خدمت و خبر گیری کرتا۔ آقا ہو کر غلاموں کی فکر رکھتا۔ اور نوازتا تھا۔ بارہا وہ رحمتِ مجسم اپنے رہائشی دالان کی غربی کھڑکیوں سے جھانکتا۔ نظر شفقت و رحمت سے ہمیں نوازتا۔ اور اپنے دستِ مبارک سے اپنے رومال میں لپیٹ باندھ کر شیرینی۔ خشک پھل وغیرہ جو بھی ہوتا۔ ہمیں عطا فرماتا۔ اور دیر تک مصروف گفتگو رہ کر خوش وقت فرمایا کرتا۔

بچوں والا گھر۔ مہمانوں کی آماجگاہ۔ غریب۔ بے کس اور یتامیٰ و بیوگان کی جائے پناہ۔ خستہ و شکستہ اور مظلوم افسردہ دلوں کا ماویٰ و ملجا دنیا بھر میں یہی ایک "بڑا گھرانہ" (بیوت اذن اللہ ان ترفع) تھا۔ بچوں کے تقاضا و ضرورت مہمانوں کی خدمت اور بیوگان و یتامیٰ اور کمزور لوگوں کی دعوت کے لئے حضور پُر نور کے پاس عموماً مٹھائی اور خشک و تر پھلوں کا ذخیرہ رہا کرتا تھا۔ (باقی صفحہ ۷ پر)

معاونِ عامہ

ماؤ ماؤ تحریک کا پس منظر

ماؤ ماؤ کوئی نئی تحریک نہیں۔ یہ جماعت ٹانگانیکا۔ کینیا اور یوگنڈا کے ایک کروڑ ستّر لاکھ افریقی باشندوں کو صرف ستّر ہزار سفید فام باشندوں کی صدیوں کی غلامی سے نجات دلا کر ملک میں افریقہ کی قومی حکومت قائم کرنے کی خواہشمند ہے۔ اور تاریخ شاہد ہے۔ کہ برطانوی فوجوں سے ٹکر لینے سے پچاس سال پیشتر ۱۹۰۵ء میں اس تحریک کے پُرامن داعی برطانیہ سے کہیں زیادہ جابر دشمن جرمن فوج سے ٹکرائے۔ جس نے انتہائی بربریت کے ساتھ ایک لاکھ بیس ہزار افریقیوں کو ذبح کر کے اس تحریک کو آنے والے چالیس سال تک کے لئے کچل کے رکھ دیا۔

۱۹۴۲ء سے اس تحریک کے جانباز رضاکاروں کی خطرناک اور متشددانہ کارروائیاں مقامی حکومت اور برطانوی فوجوں کے لئے دردِ سر بنی ہوئی ہیں۔ مغربی پریس میں پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ کہ ماؤ ماؤ دیوانوں کی ایک بزدلانہ اور متشدد تحریک ہے۔ جس کا ذریعہ سفید فام آقاؤں کے اصلاحی کاموں پر پانی پھیر کر علاقے بھر میں قبائل کا پرانا وحشیانہ اور آدم خور نظام رائج کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ ابتداءً ماؤ ماؤ ایک پُرامن اور بے ضرر تحریک تھی اور واقعات شاہد ہیں۔ کہ ۱۹۰۵ء میں جرمنوں کے ہاتھوں افریقیوں کے پُرامن رضاکاروں کے قتل عام سے پہلے قتل اور تشدد کا کوئی واقعہ رونما نہیں ہوا۔ اور غیر مسلح جاہل افریقی سفید فام سپاہیوں سے ہمیشہ ڈرتے ہی رہے۔ مگر اس قتل عام نے جہاں تحریک کو سختی کے ساتھ کچلنے کی کوشش کی۔ وہاں افریقیوں کے حوصلے بلند کئے۔ اس قتل عام سے انہیں اس تلخ حقیقت کا تجربہ ہوا ہے۔ کہ صرف قوت کے بل بوتے پر حکومت کرنے والی قومیں احتجاج کی زبان نہیں سمجھتیں۔ چنانچہ چالیس سال تک اندر ہی اندر انتہائی خاموشی۔ مستقل مزاجی اور پُر اسرار طریقے سے قبائل کی تنظیم ہوتی رہی۔ اور بالآخر ۱۹۴۲ء میں اکا دکا ایسے واقعات رونما ہونے شروع ہو گئے۔ جن سے برطانوی حکومت چونکی اور اس نے پیش بندی کے طور پر بے پرواہ نوآبادیاتی نظام کے حربے آزمانے شروع کر دیئے۔ ۱۹۵۱ء کے آخر میں ماؤ ماؤ کی دہشت پسندوں کی سرگرمیاں تیز ہونے لگیں اور دیکھتے ہی دیکھتے یہ تحریک کیکویو قبیلے کے زیر اثر علاقے اور اس کے چودہ لاکھ آدمیوں سے نکل کر دو کروڑ باشندوں میں پھیل چکی ہے اور برطانوی حکومت خزانہ خاص سے ان دنوں ایک کروڑ ستّر لاکھ پونڈ سالانہ اس فوج پر خرچ کر رہی ہے۔ جس کی بے رحمانہ کارروائیوں کے باوجود تحریک کا جوش و خروش پھیل رہا ہے افریقی جومو کینیاٹا۔ اپنے محبوس لیڈر کو برطانوی فوجوں سے کہیں زیادہ طاقتور انسان۔ ایک دیوتا سمجھ کر اس کی پوجا کرتے ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ افریقہ کے دو کروڑ باشندے کینیاٹا کے احتجاج کے باوجود دیوتاؤں کی معبودوں کی طرح اس کی پرستش کرتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں۔ ان کا تعلیم یافتہ لیڈر جو کئی کتابوں کا مصنف اور مغربی یونیورسٹیوں کا تعلیم یافتہ ہے۔ ان کے آباؤ اجداد کی سرزمین کو سفید فام دشمنوں سے پاک کر کے انہیں اپنے ملک کی قسمت کا مالک آپ بننے کے قابل بنا کر دے گا۔

جہاں تک ماؤ ماؤ کی مجرمانہ سرگرمیوں کا تعلق ہے۔ یہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ گذشتہ سال کی ابتدا تک ماؤ ماؤ کے ہاتھوں قتل ہونے والے سفید فام باشندوں کی کل تعداد بائیس سے زیادہ نہ تھی۔ اور اس کے بالمقابل اس وقت تک برطانوی سپاہیوں کے ہاتھوں پانچ ہزار افریقی ذبح ہو چکے ہیں۔ کسی پسماندہ علاقہ پر سنگینوں کے زور سے نوآبادیاتی نظام ٹھونسنے کی اس سے زیادہ بھیانک مثال اور کیا ہو سکتی ہے۔ ان سیاہ فام حبشیوں کا مطالبہ صرف یہی ہے۔ کہ ان کے آباؤ اجداد کی نوّے فی صدی زمینیں سفید فام باشندوں کے قبضے میں ہیں۔ اور ان زمینوں کے قدیمی مالک۔ اب ان زمینوں پر انہی ملازموں کی حیثیت سے غلاموں کی طرح کام کرنے پر مجبور ہیں۔ ان مجبوریوں کی زنجیریں توڑنے کے لئے افریقی قبائل گذشتہ سال ہی میں قومی کارروائیوں کی ناکامی سے متاثر ہو کر مقامی برطانوی حکومت نے تبلیغی مشنوں کی وساطت سے افریقیوں کو شدھ کر کے ان پر اثر انداز ہونے کی مہم شروع کر دی ہے اور انہیں ہوم گارڈوں میں بھرتی کر کے افریقی قوم پرستوں کے خلاف لڑنے کے لئے سدھایا جا رہا ہے۔

مگر ماؤ ماؤ کے تعلیم یافتہ اور مشہور لیڈر ان چالوں سے غافل نہیں ہیں۔ انہوں نے مذہبی مہم کا کچھ ایسا حل نکالا ہے کہ ماؤ ماؤ کیسو یو ملے گلی گلی اور گاؤں گاؤں یہ گیت گاتے پھر رہے ہیں۔

ع

سفید تاجر اور پادری آئے جنہوں نے یسوع کی جھوٹی حکایت سنا کر گئے
اور ہمیں عبادت سکھائی۔
ہم عبادت میں مشغول ہو گئے۔
اور سفید تاجروں نے بڑھ کر ہماری زمینوں پر قبضہ کر لیا

ایٹمی تعلیم

امریکہ میں ایٹمی توانائی کا تعمیری استعمال بچوں کے مطالعہ کا حصہ بنتا جا رہا ہے۔ پچھلے چند برسوں سے ایک مضمون کی حیثیت سے بہت سے سکولوں میں داخل کیا گیا ہے۔ ایٹمی توانائی کمیشن شعبہ تعلیم کے افسر اعلیٰ جارج ایل گلیشن کا خیال ہے کہ ایسے سکول شاید بہت ہی کم نکلیں جنہوں نے ایٹمی توانائی کے مضمون کی طرف توجہ نہیں دی ہے۔ یہ مضمون اکثر سکولوں میں کسی نہ کسی طرح مروج ہے۔ خواہ اسے سائنس میں شامل کیا گیا ہو یا عمرانیات میں۔

اونچی کلاسوں میں طلبہ سکول کے اخبارات کے لئے اداریئے تیار کرتے ہیں۔ جن میں ایٹمی توانائی کے مختلف سماجی۔ سیاسی اور اقتصادی مضمرات پر بحث ہوتی ہے۔ بعض سکولوں میں طلبہ کے مباحثے ہوتے ہیں جن میں یہ سمجھنے اور سمجھانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ کہ فوجی اغراض کیلئے ایٹمی ہتھیاروں کا استعمال مفید ہے۔ یا غیر مفید۔ ابتدائی سائنس کی کلاسوں میں جہاں مادے اور توانائی کی اہمیت سے متعلق مشقیں ہو سکتی ہیں یہ کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ ایٹمی توانائی کا نیا نظام اصطلاح (الفاظ) رائج ہو جائے۔

ایٹمی توانائی سے طلبہ کی دلچسپی کس حد تک بڑھ گئی ہے۔ اس کی ایک مثال گرین بے (وسکونسن) کے ایسٹ ہائی سکول کی ہے۔ کیمسٹری کے کورس میں جب ایٹمی توانائی کا مطالعہ شروع ہوا۔ تو بعض طلباء کا ذوق و شوق اتنا بڑھا کہ انہوں نے ایک حلقہ بحث و مطالعہ بنانے کی خواہش ظاہر کی۔ کیمسٹری کا استاد اس پر رضامند ہو گیا۔ اس کا آغاز یوں ہوا کہ پہلے ان سائنسدانوں کی خدمات گنائی گئیں جنہوں نے ایٹمی علم کی روایت میں اضافہ کیا تھا۔ مختلف سائنسدانوں نے اس بارے میں جو اپنے نظریئے پیش کر رکھے ہیں ان کا تذکرہ طلباء کی طرف سے کیا گیا۔ جو ہر کا نظریہ پر ابتدائی تقریر کرتا وہ اس مخصوص بحث میں لیڈر کا فرض انجام دیتا۔ کلاس روم میں ایٹمی مطالعہ کا ہر طرح کا سامان موجود ہے۔ کتابیں۔ چارٹ۔ پمفلٹ۔ رسالے۔ فلمیں۔ سلائیڈیں۔ کورس کے تحت ایٹم کی عمومی ساخت کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ اور ایٹمی ذرات اور ان کے اثرات کے تفصیلی تفتیش و مطالعہ پر بھی زور دیا جاتا ہے۔ انہیں تین شاخوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ طاقت یا توانائی۔ طب۔ تحقیق۔ جب ہر طالب علم اس کے مخصوص فوائد کی فہرست مرتب کر لیتا ہے۔ تو سب کو ملا کر ایک بڑی فہرست مرتب کی جاتی ہے۔ ایٹمی توانائی کلب میں ایک طرف تو ان طلباء کا بڑا خیر مقدم کیا جاتا ہے جو نمونے کے ایٹمی آلات بنا سکتے ہیں۔ اور دوسری طرف ان طلباء کی آؤ بھگت کی جاتی ہے جو چارٹ اور پوسٹر تیار کر سکتے ہیں۔ ان طلبہ کے لئے بھی اس کے دروازے کھلے ہیں۔ جو سکول کے یا شہر کے مقامی اخباروں کے لئے اس بارے میں مضمون لکھ سکتے ہیں۔ اور رپورٹیں مرتب کر سکتے ہیں۔ اونچی کلاسوں میں ایٹمی تعلیم کا معیار مزید بلند کیا جاتا ہے۔ اس موضوع پر جو معیاری کتابیں اس زمانے میں لکھی گئی ہیں۔ وہ بھی پڑھائی جاتی ہیں!

۱۹۴۵ء میں یہ کلب شبینہ مباحثوں کا انتظام کرتا رہا ہے۔ ان میں طلباء کے والدین اور احباب شرکت کرتے ہیں۔ اور ایٹمی طاقت پر گفتگو ہوتی ہے اس کے سالانہ اجتماع میں اس موضوع پر بحث ہوئی کہ اس نئی انقلابی طاقت کو بروئے کار لانے میں مختلف قوموں نے کیا حصہ لیا ہے۔ اور اس کا پورا تاریخی پس منظر کیا ہے۔ ایک دوسری سالانہ تقریب میں ایٹمی آلات کی نمائش کی گئی۔ ان میں سے زیادہ تر طلباء کے بنائے ہوئے تھے۔

ضلع گوجرانوالہ کی جماعتوں کیلئے

گیانی واحد حسین صاحب ضلع گوجرانوالہ کے لئے مبلغ مقرر ہیں۔ وہ ماہ جولائی ۱۹۵۲ء میں مندرجہ ذیل جماعتوں کا دورہ کریں گے۔ وزیر آباد۔ گکھڑ۔ [illegible] کلاں۔ کوٹ عنایت خان۔ چک پٹھان۔ سفر والی۔ کھیوے والی۔ کلا کولو۔ پیرکوٹ۔ رسول نگر۔ ان جماعتوں کے علاوہ اگر کسی جماعت میں مبلغ کی ضرورت ہو۔ تو مجھے اطلاع دی جائے۔ گیانی صاحب کو بھیجنے کی کوشش کی جائے گی۔

(امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ)

اعلان دار القضاء

اطلاع حسن شاہ صاحب محلہ دار الیمن ربوہ ضلع جھنگ نے نعمت اللہ صاحب ولد محمد عبد اللہ صاحب جلد ساز ربوہ کے خلاف قرض مبلغ ایک سو دس روپے ۱۱۰/- کی وصولی کے لئے قضاء میں درخواست دی ہے۔ چونکہ نعمت اللہ صاحب کو معمولی طریق سے اطلاع نہیں ہو سکی۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا ان کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ دس یوم کے اندر تحریری جواب دعویٰ دفتر قضاء میں ارسال فرمائیں۔ اور اپنے موجودہ پتہ سے اطلاع دیں۔

(ناظم قضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ)

پنڈت جواہر لال نہرو مزید ۲ سال تک کانگریس کے صدر رہیں گے

دہلی ۱۹ جولائی۔ مسٹر نہرو کی قیام گاہ پر کانگریس کی ورکنگ کمیٹی کا جو اجلاس ہو رہا ہے۔ اس میں صدر کانگریس اور کانگریسی ڈیلیگیٹوں کے انتخاب کا پروگرام مرتب کیا جائے گا۔ جنوری ۱۹۵۵ء میں کانگریس کا اجلاس تامل ناڈ میں ہونیوالا ہے اس سے کچھ دن پہلے صدر کانگریس کے عہدہ کی میعاد ختم ہو جائیگی۔ افواہوں کے برخلاف تمام آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر نہرو کانگریس کے کام سے سبکدوش ہونا چاہتے تو ۱۹۵۲ء میں صدارت سے دستبردار ہو جاتے اور صدارت کے لئے دوبارہ اپنا نام نہ پیش کرنے دیتے۔ ۱۹۵۶ء میں جو عام انتخابات ہونگے مسٹر نہرو بحیثیت صدر کانگریس ان کی تیاری کر سکیں گے۔ ریاستوں کی حد بندی کا کمیشن آئندہ سال اپنی رپورٹ پیش کرے گا۔ اس وقت بھی کانگریس کو مسٹر نہرو کی کامیابی کی ضرورت ہو گی اسلئے کہ وہ رپورٹ بعض کانگریسیوں کو ناگوار ہو گی اور سب لوگ اس سے مطمئن نہ ہو سکیں گے

عرب ممالک کے استحکام کیلئے قاہرہ میں عرب وزراء کی کانفرنس

قاہرہ ۱۹ جولائی ایک سرکردہ مصری اخبار "الاہرام" نے آج یہ خبر شائع کی کہ آئندہ منگل کو قاہرہ میں عرب ممالک کے وزراء خزانہ اور اقتصادیات کی کانفرنس ہو رہی ہے۔ جس میں مشرق وسطیٰ کے لئے ایک اقتصادی کونسل کے قیام کے امکانات پر تبادلہ خیال کیا جائے گا۔

اخبار مذکور نے بتایا کہ کانفرنس اس کے علاوہ ایک عرب دفاعی فنڈ۔ ایک عرب جہازراں کمپنی اور ایک عرب فضائی کمپنی قائم کرنے کے متعلق بھی غور کرے گی۔ "الاہرام" نے بتایا ہے۔ عرب وزراء اسرائیل کو جرمنی سے ملنے والے معاوضوں سے متعلق رپورٹ پر بھی غور و خوض کریں گے۔

ہندوستان کو ۱۹ کروڑ ڈالر کی امریکی امداد

نیویارک ۱۹ جولائی۔ نیویارک ٹائمز نے اپنی چھ جولائی کی اشاعت میں ہندوستان کو ۱۹ کروڑ ساٹھ لاکھ ڈالر کی امریکی امداد کے عنوان سے ایک مقالہ لکھا ہے، جس میں بتایا ہے کہ امریکہ نے ہندوستان کو ۱۹۴۷ء سے ۱۹۵۳ء تک ۱۹ کروڑ ساٹھ لاکھ ڈالر کی ٹیکنیکل اور اقتصادی امداد دی ہے اور دس کروڑ ۵۰ لاکھ کی امداد کا مطالبہ کانگریس کے روبرو پیش ہے اسکے علاوہ ۱۹ کروڑ ڈالر کا قرضہ بھی ہندوستان کو دیا گیا ہے

صوبہ سرحد میں آبپاشی کی دو نئی اسکیموں کا افتتاح

پشاور ۱۹ جولائی سرحد کے وزیر اعلیٰ سردار عبدالرشید نے آج ضلع مردان میں آبپاشی کی دو نئی اسکیموں کا افتتاح کیا۔ ان اسکیموں کے ماتحت دس ہزار تین سو ایکڑ نئی زمین سیراب ہو گی۔ اور حکومت ساڑھے چار لاکھ روپے زائد خرچ کرے گی۔

یہ دو اسکیمیں جن کے نام مقام نالہ آبپاشی اسکیم اور میورا آبپاشی اسکیم ہیں۔ ان نو ہنگامی منصوبوں کا حصہ ہیں۔ جو پچھلے سال غذائی پیداوار بڑھانے کے سلسلے میں شروع کئے گئے تھے۔ تمام اسکیموں کو جامۂ عمل پہنانے سے ۷۷ ہزار ایکڑ بنجر زمین کو زیر کاشت لایا جا سکے گا۔ اور اس سے قریباً ہر سال تیئیس ہزار من زیادہ اناج پیدا ہو گا۔ وزیر اعلیٰ نے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ صوبائی حکومت یہ تہیہ کر چکی ہے کہ ایک ایک انچ زمین کو بھی زیر کاشت لائے گی۔ تا کہ صوبہ کو غذائی معاملے میں خود کفیل بنا سکے

آپ نے کہا۔ ہندوستان نے دریائے ستلج کے پانی کا رخ پھیر کر جو اقدام کیا ہے۔ اس سے یہ خدشہ پیدا ہو گیا ہے۔ کہ وہ پاکستان کے فالتو اناج پیدا کرنے والے علاقے کو بنجر بنا دیگا ہر پاکستانی کے لئے یہ صورت حال انتہائی تشویشناک ہے اور ہمیں متحد ہو کر اس صورت حال کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔

میونسپل اسکولوں میں اردو کی تعلیم ختم کر دی گئی

نئی دہلی ۱۹ جولائی۔ ناگپور کارپوریشن نے اپنے تعلیمی اداروں میں اردو کی تعلیم پر پابندی لگا دی ہے جمعیت العلمائے ہند کی مجلس عاملہ نے ایک قرارداد میں اس فیصلہ کی پُر زور مذمت کی ایک قرارداد میں مجلس عاملہ نے اس فیصلہ کو غیر منصفانہ قرار دیا اور چیف ایگزیکٹو افسر سے درخواست کی گئی۔ کہ وہ اس معاملہ میں مداخلت کریں۔

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل پاکستان کا دورہ کرینگے

جنیوا ۱۹ جولائی۔ جنیوا کے اخبار نویسوں کے ایک استقبالیہ میں مسٹر ڈیگ ہمیر شولڈ سیکرٹری جنرل اقوام متحدہ نے ایشیائی صحافیوں کے ایک گروپ کو بتایا کہ وہ مستقبل قریب میں پاکستان۔ مشرق وسطیٰ اور ایشیا کے دیگر ممالک کا دورہ کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ کثرت کار کی وجہ سے میں ابھی تک ان ممالک کا دورہ نہیں کر سکا۔ انہوں نے کہا کہ ایشیا کے اکثر ممالک اقوام متحدہ کے اصولوں پر کاربند ہیں۔ میرا یہ فرض ہے کہ میں ان کے وطن میں جا کر ان سے واقفیت پیدا کروں۔

ہوائی ڈاک کے ٹکٹ کم کرنیکا فیصلہ

کراچی ۱۹ جولائی۔ پاکستان کے محکمہ ڈاک و تار نے پچاس ممالک کو جانے والی درجہ دوم کی ہوائی ڈاک اور بیمے کے ٹکٹ کم کر دیئے ہیں۔ بعض حالتوں میں اخباروں کے لئے ہوائی ڈاک کے ٹکٹ کم کر دیئے ہیں

یہ اقدام عالمی پوسٹل یونین کے فیصلوں کو جامۂ عمل پہنانے کے سلسلے میں کیا گیا ہے۔

سید قاسم رضوی کو پونا جیل میں منتقل کر دیا جائیگا

سکندرآباد۔ ۱۹ جولائی۔ حکومت حیدرآباد نے اعلان کیا ہے۔ کہ حیدرآباد جیل میں سید قاسم رضوی کو جو تکلیف ہے وہ جسمانی نہیں ذہنی ہے جو آب و ہوا کی تبدیلی سے رفع ہو جائے گی۔ بہت غور و خوض کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ سید قاسم رضوی کو پونا منتقل کر دیا جائے گا۔

دنیا کی آبادی

پیرس۔ ۱۹ جولائی گذشتہ صدی کے اندر دنیا کی آبادی دوگنی ہو گئی ہے۔ اس میں ہر سال تین کروڑ کا اضافہ ہو رہا ہے۔ یہ اعداد و شمار قومی اعداد و شمار کے دفتر نے شائع کئے ہیں اس وقت دنیا میں ۲½ ارب لوگ ہیں۔ ۱۸۵۰ء میں ان کی تعداد ایک ارب ۱۶ کروڑ تھی اور اس سے سو برس پہلے صرف پچاس کروڑ تھی۔ گویا آج کی آبادی کے مقابلہ میں صرف پانچواں حصہ۔ گذشتہ سو برس کے اندر یورپ کی آبادی دوگنی، روس کی چوگنی، اور شمالی امریکہ کی چھ گنی ہو گئی ہے لیکن فرانس کی آبادی میں صرف ستر لاکھ کا اضافہ ہوا۔ اب فرانس کی آبادی ۴ کروڑ ۲۰ لاکھ ہے۔

چیانگ کائی شیک کا منصوبہ

تائی پی۔ ۱۹ جولائی۔ صدر چیانگ کائی شیک نے ایک جنگ کے بعد کی پلاننگ بورڈ قائم کیا ہے۔ نیشنلسٹ چینیوں کے چین میں برسر اقتدار آنے کے بعد جو تدابیر اختیار کی جائیں گی۔ یہ بورڈ ان کا پروگرام مرتب کرے گا۔ نائب صدر تائی پی جنرل چین چنگ اس بورڈ کے صدر ہیں۔

چوہدری ظفر اللہ خان ہلسنکی پہنچ گئے

ہلسنکی ۱۹ جولائی۔ پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان آجکل اسکنڈے نیویا کے ممالک کا دورہ کر رہے ہیں۔ آج اسٹاک ہالم سے ہلسنکی پہنچ گئے

بقیہ صفحہ (۵)

جو اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ یَأْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ کے ماتحت دور دراز سے تحائف بھجواتے۔ خدام مختلف قسم کے پھل اور شرینیاں لاتے۔ بادام، کشمش، اخروٹ، خوبانی اور معززیات اللہ تعالیٰ بھجواتا۔ ہر موسم کے میوے اور پھل حتیٰ کہ خشک پستو کی بوریاں حضور کی خدمت میں آیا کرتیں۔ جن کو حضور بڑی فراخدلی سے بانٹ دیا کرتے۔ عطاء و سخا میں حضور ایک ابر بہار تھے۔ اپنے بیگانے اور چھوٹے بڑے سبھی کو سیراب فرمایا کرتے۔ دریا دلی کا یہ حال تھا کہ بعض اوقات بلٹی لانیوالے ہی کو اس چیز کا اکثر حصہ عطا فرمایا کرتے۔ مہمان اور غلام خادم اور خادمات، سائل و فقیر سبھی کو حضور اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں میں شریک فرما لیا کرتے تھے۔ اسی طرح ہم لوگ بھی مدتوں حضور کی توجہات کریمانہ کے مورد بنے رہے (باقی)

انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں کامیابی حاصل کرنیوالوں کیلئے ایک سو چھیاسٹھ وظیفے دیئے جائیں گے

لاہور ۱۹ جولائی: حکومت پنجاب نے وظائف کی نئی سکیم کے تحت ایک سو چھیاسٹھ وظائف ان ذہین طلباء کے لئے مہیا کئے ہیں جنہوں نے پنجاب یونیورسٹی کے انٹرمیڈیٹ امتحان منعقدہ ۱۹۵۴ء میں کامیابی حاصل کی ہے۔ یہ وظائف محض قابلیت کی بناء پر دیئے جائیں گے۔ ان وظائف میں سے سو وظیفے لڑکوں کے لئے مخصوص ہیں۔ ساٹھ وظیفے عام طلباء کے لئے اور چالیس اُن طلباء کے لئے ہیں جو آرٹس کی جماعتوں میں داخل ہوں گے۔ اس کے علاوہ چالیس وظیفے لڑکیوں کے لئے رکھے گئے ہیں ہوسٹل میں رہنے والے طلباء کے لئے وظیفہ کی ماہانہ شرح پینتیس ۳۵ روپیہ علاوہ ٹیوشن فیس ہے۔ اور دیگر طلباء کو ٹیوشن فیس کے علاوہ بیس ۲۰ روپیہ ماہانہ وظیفہ دیا جائے گا۔ سائنس کی تعلیم میں طالبات کی حوصلہ افزائی کے لئے مزید چھبیس ۲۶ وظیفے بی۔ ایس۔ سی کلاسوں میں داخلہ لینے والی لڑکیوں کے لئے رکھے گئے ہیں۔ ہوسٹلوں میں مقیم لڑکیوں کو یہ وظیفے ٹیوشن فیس کے علاوہ چالیس روپے ماہانہ کی شرح سے دیئے جائیں گے۔ اور جو لڑکیاں ہوسٹل میں نہیں رہتیں۔ انہیں ٹیوشن فیس کے علاوہ پچیس روپے ماہانہ بطور وظیفہ دیا جائے گا۔

اس کے علاوہ پرانی سکیم کے تحت لڑکوں کے لئے چونتیس ۳۴ اور لڑکیوں کے لئے آٹھ وظیفوں کا انتظام کیا گیا ہے۔ ان میں سے بیس ۲۰ وظیفے علاوہ ٹیوشن فیس کے دس روپیہ ماہانہ اور چودہ وظیفے بیس روپیہ ماہانہ شرح کے ہیں۔ لڑکیوں کے لئے جو وظیفے مخصوص رکھے گئے ہیں ان کی مالیت پچیس روپے ماہانہ ہے۔ کچھ وظیفے پیشہ ورانہ تعلیم کے کالجوں میں داخلہ لینے والے طلباء کے لئے مخصوص رکھے جا رہے ہیں۔ ایسے وظائف حاصل کرنے والوں کو چاہیئے کہ کالجوں میں داخل ہونے کے بعد وہ اپنے پرنسپلوں کی معرفت ان وظائف کے لئے درخواستیں ارسال کریں۔ وظائف کے امیدواروں کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ پنجاب یونیورسٹی کی اعلان کردہ میعاد کے اندر پنجاب یونیورسٹی سے ملحقہ کالجوں میں داخلہ حاصل کرنے کی سعی کریں۔ اس بارے میں مزید معلومات کے لئے امیدواروں کو محکمہ تعلیم پنجاب لاہور کے افسر انچارج سکالر شپس سے رجوع کرنا چاہیئے۔

پانڈی چری میں عام جلسوں پر پابندی

پانڈی چری ۱۹ جولائی۔ پانڈی چری کو ہندوستان میں شامل کرنے کی مہم میں تیزی ہونے کی وجہ سے عام جلسوں پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ لیکن ہندوستان میں شمولیت کے حامیوں کی طرف سے اس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے چند سو آدمیوں نے ایک جلسہ منعقد کیا پولیس نے اس سلسلہ میں کئی آدمیوں کو گرفتار کر لیا ہے۔

دریائے راوی میں طغیانی آگئی

امرتسر ۱۹ جولائی۔ امرتسر سے جو خبریں موصول ہوئی ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے۔ کہ دریائے راوی میں طغیانی آگئی ہے۔ طغیانی کی وجہ سے ڈیرہ بابا نانک کے قریب کئی گاؤں بہہ گئے ہیں۔ کل دریا میں پانی کا اخراج ایک لاکھ کیوسک تھا۔ پٹھانکوٹ سے جالندھر جانے والی لائن بھی کئی مقامات سے بہہ گئی ہے۔

فرینکفرٹ کے کوہ پیما گاڈون آسٹن پر چڑھنے کی کوشش کرینگے

فرینکفرٹ ۱۹ جولائی۔ فرینکفرٹ کا الپائن کلب اگلے سال ماؤنٹ گاڈون آسٹن پر چڑھنے کے لئے ایک مہم بھیجے گا

درخواست دعا

عاجز کو آج کل ایک امتحان درپیش ہے احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس میں کامیابی عطا فرمائے آمین

خاکسار: محمد عمر: ــــ لاہور

لندن ۱۹ جولائی: برطانیہ کے ڈیڑھ سو آدمی سورج گرہن کی وجہ سے آنکھ کی کسی نہ کسی تکلیف میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ ان لوگوں میں سے سو آدمی سکاٹ لینڈ کے

خان عبدالقیوم خان پیرس پہنچ گئے

پیرس ۱۹ جولائی۔ وزیر صنعت خان عبدالقیوم خان فرانس میں کپڑے کا کارخانے اور دوسرے کارخانے دیکھنے کے لئے آج لندن سے پیرس پہنچ گئے۔

"محمدی" جدہ پہنچ گیا

جدہ ۱۹ جولائی۔ حاجیوں کا جہاز محمدی ۲۴ گھنٹے تاخیر سے جدہ پہنچ گیا۔ یہ جہاز ۱۳۵۵ حاجیوں کو لے کر پچھلے ماہ کی ۲۹ تاریخ کو [illegible] سے روانہ ہوا تھا

[illegible] پورا سورج گرہن [illegible] تھا۔

"مسٹر چرچل ۱۹۵۴ء میں پھر وہی غلطی کر رہے ہیں جو انہوں نے ۱۹۱۹ء میں کی تھی"

برطانوی وزیراعظم پر مسٹر بیون کا الزام!

ڈرہم (شمالی انگلستان) ۱۸ جولائی۔ برطانوی لیبر پارٹی میں بائیں بازو کے لیڈر مسٹر بیون نے مسٹر چرچل پر الزام لگایا ہے کہ انہوں نے اقوام متحدہ میں چین کی شمولیت کے مسئلہ پر امریکہ کے آگے ہتھیار ڈال دیئے ہیں مسٹر بیون نے کل یہاں کان کنوں کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا مسٹر چرچل یہ فیصلہ دے کر کہ اقوام متحدہ میں چین کو شامل کرنے کا ابھی وقت نہیں آیا ہے پھر وہی غلطی کر رہے ہیں۔ جو ان سے ۱۹۱۹ء میں سرزد ہوئی تھی۔ انہوں نے کہا ۱۹۱۸ء-۱۹۱۷ء میں مسٹر چرچل نے روسی انقلاب کو پہلے فوجی مداخلت کے ذریعہ اور بعد میں بھوکوں مار کر ختم کرنے کی کوشش کی تھی۔ اور اب ۱۹۵۴ء میں وہ پھر اسی غلطی کا اعادہ کر رہے ہیں چین میں ایک زبردست انقلاب آیا ہے۔ اور مسٹر چرچل پھر اسی طرح اسے تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اس تمام عرصے میں وہ کوئی سبق نہیں حاصل کر سکے ہیں۔ حالانکہ تجربہ حاصل کرنے اور سبق سیکھنے کا اس سے زیادہ کسی کو اور کونسا موقع میسر آسکتا ہے۔

مسٹر چو این لائی کو مسٹر ایڈن کی یقین دہانی

جنیوا ۱۹ جولائی۔ برطانیہ نے کمیونسٹ چین کو یقین دلایا ہے۔ کہ ہند چینی کے متعلق جنیوا میں سمجھوتہ ہو گیا اور جس کی وجہ سے ویٹ نام، لاؤس اور کمبوڈیا کو غیر جانبدار قرار دے دیا گیا ہے۔ تو پھر جنوب مشرقی ایشیا کے مجوزہ دفاعی معاہدہ میں ان ریاستوں کے شامل ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوگا۔ باخبر حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ مجوزہ دفاعی معاہدے کے بارے میں مسٹر چو این لائی کے تشویش ظاہر کرنے پر مسٹر ایڈن نے ان کو یہ یقین دلایا ہے۔ کل چینی وزیراعظم خود مسٹر ایڈن سے ملاقات کرنے آئے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ دونوں نے زیادہ تر جنوب مشرقی ایشیا کے مجوزہ دفاعی معاہدے کے بارے میں بات چیت کی۔ اگرچہ اس ملاقات کے نتیجے میں مشرق و مغرب کے بنیادی اختلافات کے دور ہونے کا تو تذکرہ سننے میں نہیں آیا۔ تاہم مسٹر چو این لائی نے امید ظاہر کی۔ کہ ہند چینی کے بارے میں کوئی نہ کوئی سمجھوتہ ہو جائے گا۔

مسٹر بیوان کے حامیوں کی طرف سے پارٹی کے فیصلے کی ایک اور خلاف ورزی

لندن ۱۹ جولائی: حال ہی میں لیبر پارٹی کی مجلس عاملہ کے بائیں بازو سے تعلق رکھنے والے چھ ممبروں نے مسٹر اینورن بیوان کی زیر قیادت جرمنی کو دوبارہ مسلح کرنے کے خلاف آواز اٹھائی ہے۔ وہ عنقریب ایک پمفلٹ شائع کر رہے ہیں۔ جس میں جرمنی کو دوبارہ مسلح کرنے کی مخالفت کی گئی ہے۔ اور اس امر پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ کہ متبادل اقدام کے طور پر کس تجویز پر عمل کرنا چاہیئے۔ ان چھ ممبروں کا یہ اعلان پارٹی کے طے شدہ نظریہ کی سراسر خلاف ورزی پر دلالت کرتا ہے۔ پارٹی کی مجلس عاملہ کے جلسے میں جو گذشتہ ماہ مئی میں ہوا تھا۔ جرمنی کو دوبارہ مسلح کرنے کے بارے میں فیصلہ کرنے کے بعد یہ بھی طے پایا تھا۔ کہ اس فیصلے پر پارٹی کے ممبران ذاتی طور پر تو اپنی رائے کا اظہار کر سکتے ہیں۔ لیکن کسی گروپ کو اجتماعی حیثیت سے اظہار خیال کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

لاہور ہائیکورٹ نے پاک کشمیر کے ایڈیٹر کی اپیل منظور کر لی

لاہور ۱۹ جولائی۔ لاہور ہائیکورٹ نے راولپنڈی کے اخبار پاک کشمیر کے ایڈیٹر، پرنٹر اور پبلشر محمد ریاض خان عباسی کی اپیل منظور کر لی۔ مسٹر عباسی نے ہائیکورٹ میں حکومت پنجاب کے اس حکم کو چیلنج کیا تھا جو پریس ایمرجنسی پاورز ایکٹ کے تحت دیا گیا تھا۔ اور جس کی رو سے مسٹر عباسی کو وزارت امور کشمیر کے متعلق بعض مبینہ قابل اعتراض مضامین لکھنے کے جرم میں تین ہزار روپے

امریکہ برطانیہ پر پوری شدت سے زور دے رہا ہے کہ جنوب مشرقی ایشیا کے دفاع کے متعلق مشترکہ اعلان فوری طور پر کیا جائے!

واشنگٹن ۱۹ جولائی۔ باخبر حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ امریکہ اس خدشے کے پیش نظر کہ کہیں مغربی طاقتیں جنوب مشرقی ایشیا میں اچانک کسی نامکمل صورت حال سے دوچار نہ ہو جائیں۔ آج کل برطانیہ پر پوری شدت سے زور دے رہا ہے۔ کہ وہ جنوب مشرقی ایشیا کے لئے اجتماعی تحفظ کا اصول تسلیم کرلے۔ امریکہ کی خواہش یہ ہے۔ کہ ایک مشترکہ اعلان کے ذریعہ کمیونسٹوں پر یہ واضح کیا جائے۔ کہ اگر جنوب مشرقی ایشیا میں کمیونسٹوں کی طرف سے کسی قسم کی جارحیت ظہور میں آئی تو اس کا نہایت سختی کے ساتھ مقابلہ کیا جائے گا۔ باخبر حلقوں کا کہنا ہے کہ امریکہ ہند چینی کی صورت حال کو انتہائی طور پر خطرناک خیال کرتا ہے۔ اس کے نزدیک ضروری ہے کہ دفاعی تنظیم قائم کرنے سے پہلے اس قسم کا مشترکہ اعلان فوری طور پر کر دینا چاہیئے۔ تا صورت حال کسی قدر بہتر ہو سکے۔ برطانیہ کے بعض لیڈروں کا خیال ہے کہ اگر فوری طور پر اس قسم کا اعلان کیا گیا تو موجودہ مذاکرات پر جو فرانس اور کمیونسٹوں کے درمیان ہو رہے ہیں اس کا